

مولانا عرفان الحق اظہار حقانی

احوال و سوانح اور مکاتیب

استاذ جامعہ دارالعلوم حقانیہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا جلال الخالقؒ سابق استاذ جامعہ دارالعلوم حقانیہ

مادر علمی جامعہ حقانیہ میں ابتداء سے معقولات پر خصوصی توجہ دی گئی۔ خود اس کے بانی جدی المکرم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ معقولات کے بہت بڑے ماہر تھے۔ دارالعلوم دیوبند میں درس حدیث کے علاوہ معقولات کے اعلیٰ کتابوں کا درس دیتے رہے اسی بناء پر دارالعلوم حقانیہ کے قیام کیساتھ ہی یہاں معقولات کے اعلیٰ کتب کی پڑھائی کیلئے ماہر اساتذہ کا تقرر وقتاً فوقتاً فرماتے رہے انہی اساطین علم میں حضرت مولانا جلال الخالقؒ کی شخصیت بھی ہے موصوف گزشتہ دنوں 13 جون 2008ء کو انتقال فرما گئے۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون۔ چونکہ آپ دارالعلوم کے ابتدائی دور میں استاذ رہے اسلئے موجودہ کئی شیوخ مدرسین آپ کے زمرہ تلامذہ میں شامل ہیں۔ تذریسی سلسلہ کٹ جانے کے باوجود حقانیہ سے اپنا رابطہ و تعلق اور محبت کا رشتہ مرتے دم تک نبھایا۔ آپ کی وفات سے علم و عمل اور تصوف کا وہ چراغ بجھ گیا جو چھ عشروں تک علمی ایوانوں میں روشنی بکھیرتا رہا۔ موصوف نام و نمود اور نمائش سے کوسوں دور اور کفاف حیات پر قانع و صابر رہنے والی شخصیت کے حامل تھے، فقر و سادگی کی ایسی تصویر کہ ہر حرکت سے سادگی اور بے نفسی نکلتی تھی۔ علمی تعق و پیچیدگی بے مثال تھی۔ معقولات کے علاوہ زندگی کا ایک بڑا حصہ حدیث کے درس میں بھی گزرا۔ احقر اور خالوادہ حقانی کے کسی بھی فرد سے ملنے تو بے لوث پیار و محبت اور انتہائی عقیدت کا اظہار فرماتے۔ دارالعلوم میں آپ کی مغفرت کیلئے مولانا سبیح الحق صاحب مدظلہ کی زیر صدارت اجتماعی فاتحہ خوانی کی گئی۔ دارالعلوم اور ادارہ الحق کیلئے آپ کی وفات بالخصوص موجب غم و رنج و افسوس ہے۔ حق تعالیٰ موصوف کو درجات عالیہ عطا فرماوے اور انکے متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

۲۰۰۲ء میں آلائی کے ایک سفر کے دوران احقر نے ان کے ہاں حاضری کے وقت ”تذکرہ اساتذہ حقانیہ“ (احوال و سوانح) کے لئے ایک سوالنامہ دیا۔ جس کی روشنی میں انہوں نے اپنا سوانحی خاکہ کچھ یوں بیان کیا۔
نام و نسب : حضرت مولانا جلال الخالق بن مولانا عبدالرؤف بن مولانا گل احمدؒ نسب تعلق خلی خاندان سے ہے۔
پیدائش : 1920ء کو آلائی کے قریب موضع ہوٹل بنگول میں پیدا ہوئے۔

شکل و شباهت : آپ کی شکل و شباهت کا نقشہ کچھ یوں تھا، خوبصورت و جہیہ کتابی چہرہ، کشادہ پیشانی، بڑی بڑی آنکھیں، سرخ رنگی ہوئی گھنی داڑھی سفید مہم مہم بال، گتہ گتہ کپڑے، اللہ والیہ و اللہ والیہ کے مصداق۔

ابتدائی تعلیم اور اساتذہ: ابتدائی تعلیم گاؤں میں اپنے دادا مولانا گل احمد سے جو مولانا قاسم نانوتوی کے شاگرد اور بزرگ عالم دین تھے حاصل کی۔ تیرہ برس کی عمر میں اپنے بڑے بھائی مولانا سیف الرحمن کے ہمراہ آگرہ ہندوستان جانا ہوا جہاں ان سے کافیہ تک کی کتابیں پڑھیں۔ بعد میں جامعہ اشرفیہ راندھیر میں داخلہ لیا اور وہاں نحو، صرف، فقہ اور اصول کی کتابیں پڑھیں۔ پھر جامعہ محمدیہ میں داخل درس ہوئے، وہاں مولانا عبدالرحیم مصنف ”فتاویٰ رحیمیہ“ سے دو برس کے دوران مفصل، جواہر البلاغہ، تاریخ الامم وغیرہ کی کتابیں پڑھیں۔ اسکے بعد جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں داخلہ لیا، وہاں مختصر المعانی اور دیگر کتب مولانا بدر عالم میرٹھی مہاجر مدنی سے پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

تفسیر قرآن: دورہ تفسیر قرآن کی سعادت حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی سے حاصل ہوئی۔

اعلیٰ تعلیم: اعلیٰ تعلیم کیلئے دہلی میں مدرسہ صدیقیہ کا رخ کیا، جہاں توضیح تلوح، ہدایہ آخرین، مسلم الثبوت، شرح العقائد، شرح النعمانی اور تفریح وغیرہ کتب مولانا محمد حسین، مولانا ادریس اور مولانا مسیح اللہ سے پڑھیں جبکہ فتح پور میں مولانا ابراہیم بلیاوی سے صدر اور معقولات کی دیگر کتب میں استفادہ کیا۔

فراغت: جامعہ صدیقیہ میں شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق سے جو انوار الہود شرح ابوداؤد کے مصنف ہیں، دورہ حدیث شریف کی تکمیل کی۔

بیعت وارشاد: حضرت مولانا الیاس سے بیعت ہوئے۔

وطن واپسی: فراغت کے بعد ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے دوران پاکستان آنا ہوا۔

تدریسی خدمات: پاکستان آکر بہانہ ماڑی پشاور کے مدرسہ رفیع الاسلام میں تین سال تک پڑھایا۔ اس کے بعد اپنے ہی گاؤں بکول ہوتل میں پانچ سال تک تدریس کی۔ پھر چارسدہ کے مضافات میں موضع محمد زئی میں معروف تدریس ہوئے۔

دارالعلوم حقانیہ میں تقرری: بعد ازاں مولانا ایوب جان بنوری اور بعض شاگردوں کے اصرار پر جامعہ حقانیہ کے مہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب سے تدریس کی بات ہوئی۔ (اسی حوالے کے ایک دو قدیم مکاتیب آگے پیش کئے جائیں گے) جو حضرت نے قبول فرمائی اور یوں حضرت کے زیر شفقت چار سال حقانیہ میں پڑھائی کا موقع ملا۔ یہاں ملا جلال صدرا، میرزا قلی، مولوی میرزاہد، امور عامہ، قاضی، جلالین وغیرہ کتب زید درس رہیں۔ دارالعلوم حقانیہ میں آپ کا تقرر ۱۵ شوال ۱۳۷۴ھ کو بعوض ۵۵ روپیہ مشاہرہ ہوا۔ درمیان میں چند ایک مہینے کیلئے بعض عوارض کی بناء پر اپنے گاؤں میں رہ کر تدریسی عمل جاری رکھا۔ بانی دارالعلوم کے اصرار پر دوبارہ تقرر ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۷۶ھ کو بعوض ۷۰ روپیہ ہوا۔ صفر ۱۳۷۹ھ کو دارالعلوم حقانیہ سے علیحدگی اختیار کی۔ اس وقت آپ کا مشاہرہ ۸۴ روپیہ تھا۔ اسکے بعد دیگر کئی مدارس میں جن میں نصرة العلوم، علم گمنا، تعلیم القرآن، منہجی اور مخزن العلوم کراچی خاص طور پر

شامل ہیں تدریس کرتے رہے۔

دارالعلوم تعلیم القرآن کا قیام: ۱۹۸۴ء میں اپنے گاؤں میں دینی مدرسہ تعلیم القرآن قائم کیا اور مرتے دم تک اس میں علمی مشغلہ جاری رکھا۔ وفات کے وقت بخاری جلد اول اور بیضاوی شریف پڑھانے کا معمول تھا۔ اس مدرسہ میں ۱۰۰ طلباء زیر تعلیم ہیں۔

تصانیف: سلم اور شرح جامی کے علاوہ دیگر درس نظامی کے کتب کی شروحات زیر طبع ہیں۔

بانی دارالعلوم اور حقانیہ سے متعلق رائے: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے متعلق کچھ کہنے کیلئے وہ الفاظ نہیں، حضرت اعلیٰ صفات کے حامل ایک مجسمہ اخلاق تھے، علم و عرفان کے بے کنار سمندر اور تدریس میں بے مثل تھے۔ قرآن وحدیث کے ماہر نکتہ دان اور مدرسہ کے امور کو انتہائی خوش اسلوبی سے چلانے کیلئے منفرد تجربہ رکھتے تھے، سیاست میں لاثانی تھے، اساتذہ کے ساتھ محبت اور طلبہ پر شفقت انکا طرہ امتیاز تھا، یہی وجہ ہے کہ اللہ نے ان کی مسند کا پاس رکھتے ہوئے ان کو مولانا سمیع الحق کی صورت میں ایک اچھا جانشین اور مولانا انوار الحق، مولانا اظہار الحق، مولانا عرفان الحق جیسے وارثان علم عطا کئے۔ حقانیہ کے بارے میں کچھ کہنا سورج کے سامنے چراغ دکھانا ہے، جب بانی اخلاص ولہیعت کے نکتہ انتہاء پر ہو تو اس کا بنایا ہوا دینی ادارہ کیونکر ترقی کے منازل طے نہیں کرے گا۔ جامعہ میں ہر سال طلبہ کا بے انتہا جہوم اس کی مقبولیت اور کامیابی کی دلیل ہے۔ ع آفتاب است دلیل آفتاب

اولاد: چھ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ بڑا بیٹا شیخ الحدیث مولانا عون الحق تعلیم القرآن پنڈی میں شیخ الحدیث ہے، مولانا فرید الدین بنگرام کے مدرسہ کوثر القرآن میں مدرس اور مولانا رشید الدین اپنے ہی گاؤں بنگول ہوٹل میں والد کے قائم کردہ مدرسہ میں پڑھاتے ہیں۔ تین بیٹے ظہیر الدین، اسیر الدین اور فوز الحق بیرون ملک رزق حلال کی طلب میں مصروف ہیں۔

زیارت حرمین شریفین: تین مرتبہ عمرہ جبکہ ایک مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

وفات: بروز جمعہ بوقت مغرب ۱۳/ جون ۲۰۰۸ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ آپ کی نماز جنازہ اگلے دن ۱۴ جون ۲۰۰۸ء کو تعلیم القرآن راولپنڈی کے مہتمم مولانا اشرف علی فرزند مولانا غلام اللہ خان نے پڑھائی۔ **مشاہیر تلامذہ:** اپنے طویل تدریسی زندگی میں آپ نے سینکڑوں ایسے طلباء کو پڑھایا جو آگے چل کر علم و عمل میں مینار ثابت ہوئے۔ ایسے لوگوں کی فہرست تو طویل ہے تاہم حقانیہ میں آپ کے مشاہیر تلامذہ میں موجودہ مہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم، شیخ التفسیر حضرت مولانا عبدالحلیم دیروی دامت برکاتہم اور حضرت مولانا انوار الحق دامت برکاتہم نمایاں ہیں۔

مکتوبات مولانا جلال الحلق بنام شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق

دارالعلوم میں تدریسی خواہش پر مبنی مکتوب:

از طرف جلال الحلق۔ مورخہ ۳۰ شعبان ۱۳۶۹ھ

بھٹور فیض سنہور حضرت شیخ الحدیث صاحب، صدر المدرسین مدرسہ حقانیہ دام اقبالہم۔

بعد از السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض بلب آدب بمشترای مبارک اینکه جناب! اسال میں بھانہ ماژی مدرسہ رفیع الاسلام میں مدرس تھا اور بندہ نے آچکوسال کے ابتداء میں بذریعہ فاضل حقانیہ مولانا فضل حق تدریس کیلئے عرض کیا تھا لیکن کوئی جواب نہ ملا اب دوبارہ آپکی خدمت میں بلب آدب عرض کرتا ہوں کہ اگر آئندہ سال مغبائش ہو تو بندہ کو اطلاع فرمادیں۔ بہت مہربانی ہوگی۔ فقط وعلیکم بالمعرفۃ والاحسان ان اللہ لا یضیع اجرا المحسنین

مولانا محمد ایوب جان بنوری کا سفارشی خط:

۳ جولائی ۱۹۵۱ء گجراتی خدمت جناب مولانا صاحب دام مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امید ہے جناب والا خیر وعافیت سے ہوں گے۔ گزارش یہ ہے کہ مولوی جلال الحلق صاحب جو کہ مستند اور قابل مدرس ہیں ان کے متعلق میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا، قابل طلباء بھی ساتھ ہیں اگر مدرس کی ضرورت ہو تو ان شاء اللہ یہ اپنا کام بخوبی انجام دیں گے۔ شاید تیس روپیہ تک مشاہرہ پر اکتفا کر سکیں گے۔ احقر محمد ایوب بنوری

دارالعلوم سے جدائی پر غم و معذرت اور جید اساتذہ کی وفات پر تعزیت

۲۱ ربیعہ بردوجمعات ۱۳۷۶ھ۔ بخدمت جناب محترم المقام واجب الاحترام حضرت مولانا مولوی مہتمم صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد از سلام مسنونہ عرض ہے کہ بندہ نے ایک دفعہ پہلے معافی کی درخواست پیش کی تھی لیکن بندہ تاحال تحریر جواب سے محروم رہا اگرچہ بندہ کو یقین تھا کہ آپ نے معافی منظور فرمائی ہوگی لیکن ثانیاً پھر درخواست پیش کی جاتی ہے کہ آپ براہ مہربانی اللہ بندہ کو معاف فرمادیں اور ایسا معاف فرمادیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ و حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عائشہؓ پر بہتان لگانے والوں کو معاف فرمایا تھا اور ایسی معافی فرمادیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ جابجا فرماتے ہیں ان اللہ غفور رحیم۔ دیکر یہ کہ صدر صاحب (مولانا عبد الغفور) اور مولانا محمد شفیق صاحب کی وفات سے خبر ہو کر کے نہایت ہی دلی صدمہ پہنچا۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ دونوں حضرات کی مغفرت فرما کر اعلیٰ علیین میں جگہ نصیب فرمادیں۔ امین ثم امین۔ عالم کی بنی زوال پر ہے جیسے کہ حتمی نے ایک مقام پر کہا ہے۔

لم يُر قرن الشمس في شرقه فشكت الانفس في غربه

دارالعلوم کی حالت بھی روانہ فرماویں اور کوئی جدید مدرس رکھا ہے یا نہیں؟ سمجھ الحق صاحب کو سلام و دعا قبول ہو۔ مگر کی بیماری کی حالت کیا ہے؟ آخر میں پھر عرض ہے کہ بندہ ناچیز کا عذر قبول فرمائیں ان العذر عند کرام الناس مقبول اس پر بندہ نہایت ہی شاکر، ممنون اور دعا گو ہوگا، آج کل میرے زیرِ درس کتب یہ ہیں، جلالین شریف، مشکوٰۃ شریف، بیضاوی، حمد اللہ، صدرا، قطبی، توضیح تلویح، کافیہ۔ میری طرف سے دارالعلوم کے مدرسین و اراکین و ناظمین خصوصاً مفتی صاحب (مفتی محمد یوسف بونیریؒ) کو سلام قبول ہو۔ عریفہ جلال الحق

قوی ضروریات اور عوارض کی وجہ سے علیحدگی:

بھخور جناب اقدس مہتمم صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد سلام مسنونہ عرض ہے کہ میں نے اس سے قبل ایک خط ارسال کیا تھا شاید آپ کو مل گیا ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ علاقہ میں بہت اہم ضروریات اور بعض عوارض کی وجہ سے میرا آنا مشکل ہے تاہم اگر آپ کا نوازش نامہ دارالعلوم کی از حد ضرورت پر بندہ کی خدمات کیلئے آیا تو میں مجبور ہو کر ان شاء اللہ تعالیٰ آؤں گا۔ اگرچہ قوم مجھے نہیں چھوڑتی ہے مگر پھر بھی ہمارا کام دینی علوم کو پھیلانا ہے۔ اس کیلئے سب کچھ کر گزرنے کیلئے تیار ہوں۔ آخر میں مفتی صاحب اور محمد علی مولوی صاحب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

بندہ جلال الحق

معارفِ بہلوی مکمل چار جلدیں

تالیف: قطب الارشاد حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی قدس سرہ شجاع آبادی

بحث و تحقیق، سیرت و تفسیر، سلوک و احسان اور تصوف و تکشف کے حقائق و معارف پر مشتمل نادر و نایاب رسائل کا حسین گلدستہ، مدیرینات حضرت اقدس مولانا سعید احمد جلال پوری مدظلہ کی نئی ترتیب و تسہیل کے بعد نہایت خوبصورت کمپیوٹر کمپوزنگ اور چار رنگا حسین ٹائٹل کے ساتھ چھپ کر منظر عام پر آ چکی ہے، جس کا ایک ایک حرف عطر تصوف اور مولف موصوف کی تحقیقی زندگی کا انچوڑ!

ہر سالہ الگ ٹائٹل اور تخریج و تسہیل سے آراستہ

مکنتہ لُہیانوی

۱۸ اسلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن کراچی

علم، ادب، تحقیق اور سادگی کی طرف سے
ایک نعمت غیر مترقبہ

بذریعہ ڈاک منگوانے والے حضرات صرف 650 روپے پیشگی منی آرڈر روانہ فرمائیں